تقریر بابت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

اَلْمَسْجِدُ مَکَانِیْ (مسیح موعودؑ)

مسجد میرا مکان ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

جَعَلَ اللّٰہُ الۡکَعۡبَۃَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ (المائدہ:98)

کہ اللہ نے بیتِ حرام کعبہ کو لوگوں کے (دینی اور اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔

خدا سے چاہیے ہے لو لگانی
کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
وہی راحت و آرام دل کا
اُسی سے روح کو ہے شادمانی

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسجد اور نماز سے اپنی محبت کے لئے بولے گئے الفاظ "اَلْمَسْجِدُ مَکَانِیْ" یعنی مسجد میرا مکان ہے۔ حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم مؤرخ احمدیت نے تاریخ احمدیت میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر یوں محفوظ کی ہے کہ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اَلْمَسْجِدُ مَکَانِیْ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِیْ وَ ذِکْرُ اللّٰہِ مَالِیْ وَخَلْقُ اللّٰہِ عِیَالِیْ کہ اوائل ہی سے مسجد میرا مکان، صالحین میرے بھائی، یادِ الٰہی میری دولت ہے اور مخلوقِ خدا میرا عیال اور خاندان ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 53)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعودؑ نے مسجد کو اپنی رہائش کی جگہ، رہنے کی جگہ قرار دیا ہے۔ مکان، مسکن اور گھر کو بولتے ہیں۔ جہاں انسان سکون اور سکینت محسوس کرتا ہے۔ وہ جگہ جو آسمانی اور زمینی وناگہانی آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہوتی ہے۔ جہاں انسان دھوپ، بارش اور آندھیوں سے الغرض موسم کی حدّت اور شدّت سے اپنے آپ کو محفوظ پاتا اور شور شرابے سے بچاؤ کی ایک پناہ گاہ تصوّر کرتا ہے۔ گھر کی یہ تمام صفات حضرت مسیح موعودؑ مسجِد میں محسوس کرتے تھے اِسی لئے آپؑ نے مسجِد کو اپنا گھر قرار دیا۔ اِس میں ایک اَور لطیف مضمون حضرت مسیح موعودؑ کا مسجِد سے پیار اور لگاؤ کا بیان ہوا ہے۔ جس کو آپؑ کا عشقِ الٰہی کا مضمون بھی کہا جا سکتا ہے۔ ویسے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیائے کرام سے منفرد صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے ماننے والوں کے لئے جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا کے الفاظ میں دنیا میں پھیلی ساری زمین کو مسجِد قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا اور اپنی جماعت کا شناختی نشان نماز کو قرار دیا ہے۔ (ظہور احمد موعود صفحہ 55) اور فرمایا کہ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48) اور لکھا ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ نے جب امریکہ میں جماعت کو رجسٹرڈ کروانا چاہا تو انتظامیہ نے کوئی لوگو یا مارک مانگا تو آپؓ نے فرمایا ہمارا نشان صرف اور صرف نماز پڑھنا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی زندگی پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو آپؑ کی دلچسپیوں کا واحد محور اور مرکز نماز کو پاتے ہیں۔ دعویٰ ماموریت کے بعد تو آپؑ نے قیامِ نماز اور عبودیتِ الٰہی کے بے مثال نمونے دکھائے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ ارکانِ اسلام میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ نمازیں سنوار کر پڑھا کرو۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 126)

آپؑ اپنی چھوٹی عمر میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔ آپؑ کی ساری زندگی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ قیامت کے دن سات آدمی سایۂ رحمتِ الٰہی کے نیچے ہوں گے اُن میں سے ایک وہ ہو گا جس کا دل خانۂ خدا سے اٹکا رہتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان)

آپؑ کے والدِ محترم مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا (حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے) مسیتڑ ہے، نہ نوکری کرتا ہے، نہ کماتا ہے اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو! تمہیں کسی مسجد میں امام مقرر کروا دیتا ہوں۔ دس مَن دانے تو گھر میں کھانے کو آ جایا کریں گے۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 299۔300 از پیر سراج الحق نعمانی)

ایک ہندو پنڈت دیوی رام جو 1875ء میں نائب مدرّس ہو کر قادیان آیا بیان کرتا ہے کہ مرزا صاحب ہندو مذہب اور عیسائی مذہب کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ فرماتے رہتے تھے اور آپ کے ارد گرد کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا۔ انہیں دنیا کی اشیاء میں سے مذہب کے ساتھ محبت تھی۔ مرزا صاحب مسجد یا حجرہ میں رہتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 178 و 182)

آپؑ نے حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ کو اپنے پاس اس لئے رکھ لیا کہ اکٹھے باجماعت نماز پڑھ لیا کریں گے۔

(اصحاب احمد جلد 13 صفحہ 287۔288)

حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ خود ہی اذان دیا کرتے تھے اور خود ہی نماز میں امام ہوا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 162)

پھر فرماتے ہیں:

دوسری شادی سے قبل حضور دن کو مسجد مبارک کے حجرہ میں اور رات کو مسجد مبارک کی چھت پر مقام فرمایا کرتے تھے اور یہ عاجز بھی اِسی جگہ روز و شب رہا کرتا تھا۔ ان ہی ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود اذان بھی خود ہی دیا کرتے تھے اور جماعت بھی آپ ہی کرایا کرتے تھے صرف دو تین مقتدی ہوا کرتے تھے۔

(سیرت مسیح موعودؑ صفحہ 31)

سامعین! آپؑ کو سیر و تفریح کی عادت بھی تھی جس کا ذکر دعویٰ ماموریت کے بعد ملفوظات میں اکثر ملتا ہے مگر دعویٰ سے قبل آپؑ عموماً مسجد میں ہی ٹہلتے، تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی کرتے رہتے اور آپ کے ٹہلنے سے وہ جگہ دب جاتی۔

(سیرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانی صفحہ 69)

آپؑ کے ایک عزیز مرزا دین محمد صاحبؓ لنگروال سے قریباً 1872ء میں قادیان آئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے والد صاحب کے گھر بوجہ رشتہ داری آتا جاتا تھا۔ مَیں حضرت مرزا صاحب کی گوشہ نشینی کی وجہ سے یہی سمجھتا تھا کہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا ایک ہی لڑکا غلام قادر ہے۔ مگر مسجد میں مَیں مرزا صاحب کو بھی دیکھتا۔ ایک دن مَیں آپؑ کے والد صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ آپؑ اپنے کمرہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کرنے لگے تھے کہ مَیں بھی جا پہنچا۔ آپؑ سے مجھے واقفیت ہو گئی۔ آپ ایک بالاخانہ پر عبادت میں مصروف رہتے تھے اور گھر سے جب روٹی آتی تو ایک کھڑکی سے بذریعہ چھینکا روٹی اوپر لے لیتے۔ اس کے بعد آپ سے مجھے اُنس ہو گیا اور گھر سے آپ کی روٹی مَیں لایا کرتا۔ مَیں آپ کے پاس ہی رہتا تھا اور اُسی کمرہ میں سوتا تھا۔ یہ کمرہ مسجد مبارک سے ملحقہ ہے۔ آپؑ مسجد میں فرض نماز ادا کرتے۔ سنتیں اور نوافل مکان پر ہی ادا کرتے تھے عشاء کی نماز کے بعد آپ سو جاتے تھے اور نصف رات کے بعد آپ جاگ پڑتے اور نفل ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید پڑھنا۔ مٹی کا دیا آپ جلاتے تھے۔ تلاوت فجر کی اذان تک کرتے۔ جس کمرہ میں آپ کی رہائش تھی وہ چھوٹا سا تھا اس میں ایک چارپائی اور ایک تخت پوش تھا۔ چارپائی تو آپ نے مجھے دی ہوئی تھی اور خود تخت پوش پر سوتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 120۔121)

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ بیان کرتے ہیں:
مسجد مبارک باوجود اپنی پہلی تنگی کے ہم پر فراخ رہا کرتی تھی۔ جس میں بارہا حضرت مسیح موعودؑ تنِ تنہا نماز کے لئے تشریف لے آیا کرتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ باوجود انتظار کے جب اور کوئی نہ پہنچا تو حضور نے کسی کو بلوا کر اذان کہلوائی۔ بلکہ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ حضور نے خود بھی اذان دی حضور کی آواز گو ہلکی تھی مگر نہایت دلکش اور سریلی آواز تھی جس میں لحنِ داؤدی کی جھلک اور گویا نفخ صور کا سماں بندھ رہا تھا۔

(اصحاب احمد جلد 9 صفحہ 193)

مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا لڑکا ممتاز احمد بعمر 2 سال ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گیا اور کسی دوا سے آرام نہ آتا تھا۔ بیعت سے پہلے بیگم کے کہنے پر حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کرانے کے لیے قادیان چلے گئے۔ رات 2 بجے قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ مسجد مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ اندر نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر دل پر بے حد اثر ہوا اور بیعت کر لی۔ اِسی روز حضور کی دعا سے بیٹا بھی شفایاب ہو گیا۔ (افسوس کہ ڈاکٹر صاحب بعد میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے)

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 315)

سامعین! حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان فرماتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات کی پابندی کا آپ پورا خیال رکھتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز کے واسطے مسجد میں تشریف لاتے تھے مگر وضو ہمیشہ گھر میں کر کے مسجد جاتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر مسجد تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب تک مسجد مبارک تیار نہیں ہوئی۔ آپ سب نمازوں کے واسطے بڑی مسجد اقصیٰ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت مسیح موعودؑ مسجد مبارک میں نماز صبح کے وقت سے کچھ پہلے تشریف لے آئے ابھی کوئی روشنی نہ ہوئی تھی۔ اُس وقت آپ مسجد کے اندر اندھیرے میں ہی بیٹھے رہے۔ پھر جب ایک شخص نے آکر روشنی کی تو فرمانے لگے کہ دیکھو! روشنی کے آگے ظلمت کس طرح بھاگتی ہے۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 284)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مَیں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت اُمّ المؤمنینؓ کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے۔

(سیرت المہدی جلد 1 روایت 696)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں:
وفات سے دو تین سال قبل جب کہ حضورؑ نماز مغرب وعشاء کے واسطے باہر مسجد میں تشریف نہ لا سکتے، گھر کے اندر عورتوں اور اولاد کو جمع کر کے نماز پڑھاتے اور مغرب وعشاء جمع کی جاتی۔ جب نمازیں جمع ہوتیں تو پہلی، درمیانی اور آخری کوئی سنتیں نہ پڑھتے تھے۔ صرف فرض پڑھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ مَیں نے ظہر کے وقت پہلی سنتیں پڑھنی شروع کر دیں تو حضورؑ نے دو دفعہ فرمایا: نماز جمع ہو گی سنتوں کی ضرورت نہیں۔ پس مَیں نے سلام پھیر دیا اور سنتیں نہ پڑھیں۔

(الفضل 3/ جنوری 1931ء)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ قدیم مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعودؑ نماز باجماعت میں ہمیشہ پہلی صف کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ امام اگلے حجرہ میں کھڑا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ مسجد کی توسیع ہو گئی یہاں بھی آپ دوسرے مقتدیوں سے آگے امام کے پاس ہی کھڑے ہوتے رہے۔ مسجد اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر آپؑ صف اول میں عین امام کے پیچھے کھڑے ہوا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 278)

حضرت مولوی عبد الرحمان صاحبؓ کپور تھلوی بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے پہلے براہین احمدیہ کی تصنیف کے ایام میں حضور ظہر اور عصر کی نماز مسجد اقصیٰ میں اور مغرب اور عشاء کی نماز مسجد مبارک میں پڑھایا کرتے تھے۔

(رجسٹر روایات جلد 1 صفحہ 199)

حضرت عبد الستار شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مسجد مبارک بنی تو حضور ہم چار آدمیوں کو نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔

(رجسٹر روایات جلد 6 صفحہ 177)

حضرت میاں محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ابتداء میں حضرت صاحب مسجد مبارک میں خود نماز پڑھایا کرتے تھے ایک آدمی آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا اور پیچھے صرف چار پانچ مقتدی کھڑے ہو سکتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 35)

الغرض آپ علیہ السلام اکثر و بیشتر مسجد میں ہی رہتے تھے۔ آپؑ نے اپنی رہائش گاہ کی طرف سے ایک کھڑکی مسجد مبارک کی طرف رکھی ہوئی تھی جس راستے آپؑ آیا جایا کرتے تھے۔ مسجد مبارک میں داخلے سے قبل بیتُ الفکر میں آپؑ تصنیف کا کام کیا کرتے۔ لکھا ہے کہ کمرے کے دونوں کونوں پر دیوار پر لکڑی کی سپورٹ لگا رکھی تھیں جن پر سیاہی کی دوات رکھی ہوئی تھیں اور حضورؑ چلتے چلتے کتابت کیا کرتے تھے اور قلم کو ایک طرف سیاہی سے گیلا کر کے دوسری طرف تک لکھتے چلے جاتے اور پھر اُس طرف سے قلم کو سیاہی لگا لیتے۔ آپؑ مسجد میں اتنا وقت گزارتے کہ آپؑ ایک دفعہ مسجد مبارک سے ملحقہ کمرے میں استراحت فرما رہے تھے کہ سرخ چھینٹوں والا واقعہ رونما ہوا۔ اُس وقت حضرت عبد اللہ سنوری صاحبؓ آپ کے ہمراہ تھے۔

سامعین! حضور علیہ السلام نماز اور عبادات سے اِس قدر شغف رکھتے تھے کہ سفر اور سیر کے دوران جب بھی نماز کا وقت ہو جاتا تو آپؑ اذان دلوا کر نماز باجماعت کا التزام کرواتے۔ کبھی یہ نماز نہر کے کنارے ہوتی، کبھی کسی جنگل میں اور کبھی عدالت میں تاہم آپؑ کی کوشش ہوتی کہ کوئی مسجد قریب مل جائے تو اُس میں نماز ادا کی جائے چنانچہ حضرت عبد اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار گورداسپور جاتے ہوئے ڈھاب کے پاس ایک چھوٹی سی مسجد میں حضورؑ نے نماز فجر پڑھائی۔

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 192)

اِسی طرح حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ فیروزپور سے قادیان آ رہے تھے۔ مَیں ساتھ تھا۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو حضورؑ نے وہاں مسجد (دائیاں والی) میں نماز ادا کی یہ وہی واقعہ ہے جب حضورؑ کے وضو کرتے ہوئے لیکھرام آیا اور سلام کیا تھا مگر حضورؑ نے غیرت ایمانی کی وجہ سے جواب نہ دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔

(حیات طیبہ صفحہ 173)

حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ ہمارے گاؤں فیض اللہ چک میں تشریف لے گئے اور ہماری متصلہ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور بوقت مغرب بڑی مسجد میں لوگوں کے اصرار سے جا کر نماز پڑھائی۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 36)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دو دفعہ حضور کی اقتدا میں نماز ادا کی ایک بار مسجد مبارک میں مغرب کی نماز اور ایک بار کرم دین والے مقدمہ میں گورداسپور جاتے ہوئے ظہر کی نماز۔

(سیرت المہدی روایت 1232)

آغاز میں حضورؑ خود ہی نماز جمعہ پڑھاتے تھے۔ جب آپ 1886ء میں چلہ کشی کے لیے ہوشیار پور تشریف لے گئے تو ایک ویران مسجد میں تین ساتھیوں کو جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول روایت 88)

نواب ابراہیم علی خان صاحب مالیر کوٹلہ بیمار ہو گئے تو ان کی اہلیہ کی درخواست پر حضور 1884ء میں ان کی عیادت اور دعا کی غرض سے مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ ان سے ملاقات کے بعد تقریباً 4 بجے سہ پہر حضور ایک بڑے مجمع کے ساتھ جامع مسجد گئے اور فرمایا سب لوگ دو رکعت نماز پڑھیں اور نواب صاحب کے لئے دعا کریں۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 27)

بیت الدعا کی تعمیر

سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو بچپن ہی سے ذکر الٰہی اور دعا سے جو عشق اور شغف تھا وہ اب آخری سالوں میں بڑھتا جارہا تھا۔ چنانچہ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ اب دعوت الی اللہ اور تصنیف کا کام تو ہم اپنی طرف سے کر چکے ہیں اب ہمیں باقی ایام میں دعا میں مصروف ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے دنیا میں حق و صداقت قائم فرمائے اور ہمارے آنے کی غرض پوری ہو۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 71)

چنانچہ حضورؑ نے اسی آرزو کی تکمیل کے لیے 13/ مارچ 1903ء کو جمعہ کے بعد بیت الفکر کے ساتھ غربی جانب ایک مقدس کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام مسجد البیت اور "بیت الدعا" تجویز فرمایا۔ (اصحاب احمد جلد اول صفحہ 115) حضورؑ نے "مسجد البیت" اور "بیت الدعا" کے بارے میں ایک دفعہ اپنے مخلص صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے فرمایا:

"ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں خدا جانے کس وقت آجائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنادے۔"

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صفحہ 109)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان فرماتے ہیں:

جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نماز پڑھتے خواہ مسجد میں یا مکان میں یا جنگل میں اذان ضرور کہلواتے۔ حالانکہ لودھیانہ میں جس مکان میں حضرت کا قیام تھا اس کے قریب ہی مسجد تھی اور اس مسجد میں برابر اذان ہوتی تھی لیکن پھر بھی آپ اذان نماز کے وقت دلوا لیتے۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 70)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نماز کے وقت پہلی صف میں دوسرے مقتدیوں کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے تھے لیکن پھر بعض ایسی باتیں ہوئیں کہ آپ نے اندر حجرہ میں امام کے ساتھ کھڑا ہونا شروع کر دیا اور جب حجرہ گرا کر مسجد ایک کی گئی تو پھر بھی آپ امام کے ساتھ ہی کھڑے ہوتے رہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 روایت 300)

حضورؑ نے باوجود بیماری اور خرابیٔ صحت مسجد آکر باجماعت ادا کرنے کے حوالے سے اپنی کیفیت یوں بیان فرمائی: میرے سر کی حالت آج بھی اچھی نہیں چکر آرہا ہے جب جماعت کا وقت آتا ہے تو اس وقت خیال گزرتا ہے کہ جب جماعت ہوگی اور میں شامل نہ ہوں گا اور افسوس ہوتا ہے اس لئے افتاں وخیزاں چلا آتا ہوں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 212)

سامعین! الغرض حضرت مسیح موعودؑ کا دل اپنے گھر یا کسی اَور مقام پر نہ لگتا تھا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ آپؑ کا دل ہر وقت مسجد کی طرف اٹکا رہتا تھا۔ آپؑ ہر وقت باوضو رہتے پھر جب بھی کسی نماز کی اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کے لئے مسجد میں چلے جاتے اور یوں اصل میں آپ کے سکون کی جگہ یعنی آپ کا مکان مسجد ہی ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؑ کے پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین